Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار

نمبر ۱۵ جلد ۹

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے ایڈیٹر۔ نذیر احمد [illegible]

۱۵؍ جولائی ۱۹۳۵ء ۱۳؍ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنے

فہرست مضامین

پیشۂ طبابت ۳/۶
وفات مسیح پر گفتگو ۷/۹
جماعت احمدیہ بلب گڑھ کی مستورات کا جلسہ صفحہ ۹
لجنہ اماء اللہ دہلی کا جلسہ .. صفحہ ۱۰
فیشن اور قربانی ۱۱/۱۲
سینما ۱۲/۱۳
احمدی مستورات متوجہ ہوں ۱۳/۱۴
حضرت امیر المؤمنین کی تحریک اور احمدی خواتین صفحہ ۱۴
احمدی اور احراری ۱۵/۱۹
وصیتیں ۱۹/۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدائشِ اعجاز

آج ہے سردار بیگم میرے گھر آئی ہوئی
اِس لئے بادِ صبا پھرتی ہے اترائی ہوئی

کیسی خوش قسمت ہو تم جب گود میں اعجاز ہے
سب مُرادیں اختری کی بھی ہیں بر آئی ہوئی

احمدیت کے چمن کا پھول یہ ننھّا بھی ہے
اِس چمن پر آسماں سے ہے بہار آئی ہوئی

ابنِ احمدؐ کی دعاؤں کا ثمر ہے یہ پسر
عمرِ طبعی اس لئے اُس نے ہے لکھوائی ہوئی

معجزہ حضرت کا ہے پیدائشِ اعجاز ایک
اِس طرح کے سینکڑوں اُمّت ہے پھل کھائی ہوئی

کیسا خوش قسمت ہو ننھّا جس کی خاطر دیس سے
اس کی خالہ تہنیّت کیسا تھ ہے آئی ہوئی

یا الٰہی زندہ رکھ تو اِس نئے مولود کو
اختری جس کی کھلائی سیّدہ دائی ہوئی

صد مبارک صد مبارک چوہدری صاحب کو ہو
جسکی مخلص آرزو ہی آج بر آئی ہوئی

(عاجزہ سیّدہ جمیلہ خاتون تاج منزل قلعہ رہتک

درخواست دعاء

قریشی عبداللطیف صاحب سب انسپکٹر کاندھلہ ضلع مظفر نگر کے ہاں دختر تولد ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ مصباحی بہنیں انکی اہلیہ صاحبہ کی بحالی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ انہوں نے ایک روپیہ مصباح فنڈ کیلئے عطا فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۹۳۵ء

پیشہء طبابت

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں طالبات نے پیشہ تعلیم بمقابلہ طبابت کے موضوع پر ایک مناظرہ کیا تھا۔ جس میں مندرجہ ذیل مضمون ڈاکٹری کی تائید میں پڑھا گیا:-

خدا تعالےٰ کا سب سے بڑا احسان جو انسان پر ہے۔ یہ ہے کہ اسے اشرف المخلوقات بنایا۔ تو پھر اس اشرف المخلوقات کے لئے یہی زیبا ہے۔ کہ اس کا وجود خدا تعالیٰ کی مخلوق کیلئے رحمت کا باعث ہو۔

[illegible]ندگی میں انسان کا کچھ نہ کچھ نصب العین [illegible]۔ اور وہ اپنے اس نصب العین کو [illegible]نیا میں ترقی کرتا ہے۔ پر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنکا نصب العین بنی آدم سے ہمدردی کرنا ہے۔

اس اشرف المخلوقات نے اپنی روزی کا سبب دنیا میں پیشے کی صورت میں بنا رکھا ہے۔ گو پیشے تو دنیا میں ہزار ہا ہیں جنکے ذریعہ انسان روزی کما سکتا ہے۔ عزت حاصل کر سکتا ہے۔ اپنی زندگی آرام و چین سے بسر کر سکتا ہے۔ مگر انکا کیا فایدہ؟ جب اُنکے ذریعے سے وُہ اپنے بھائیوں کی خدمت نہ کر سکا۔ اسلئے انسان کو وہ پیشہ زیادہ زیب دیتا ہے جسکی غرض و غایت یہ ہو کہ وہ خود بھی عزت و آرام کی زندگی بسر کرے۔ اور اپنے کاموں سے بنی آدم اور دوسری جاندار چیزوں کی ہمدردی و خیر خواہی بھی کر سکے۔

تو ہاں میری نظر میں دنیا میں سب سے زیادہ ممتاز پیشہ ڈاکٹری کا ہے۔ دنیا کے اور پیشے اسکے مقابلے میں کچھ اہمیت نہیں رکھتے۔ اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ خدا تعالیٰ کے بعد لوگوں کی جانیں ڈاکٹروں کے قبضہ میں ہوتی ہیں۔ ایک ڈاکٹر کا وجود انسانی زندگی کیلئے رحمت کا باعث ہے۔ یہ ڈاکٹر ہی کا کام ہے کہ جب انسان دکھ درد اور بیماری کیوجہ سے اپنی جان سے بیزار ہو جاتا ہے۔ تو وہ اُسے موت کے منہ سے بچاتا ہے۔ آہ! اے انسانی زندگی کے سہارے! یعنے فرشتۂ رحمت کی صورت میں ڈاکٹر!! تیرا دنیا پہ کسقدر احسان ہے۔ اگر تیرا وجود نہ ہوتا تو میرے خیال میں دنیا بھی نہ ہوتی۔ کیونکہ مہلک بیماریاں ایک ہی حملہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۵ء

پیشۂ طبابت

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں طالبات نے پیشہ تعلیم بمقابلہ طبابت کے موضوع پر ایک مناظرہ کیا تھا۔ جس میں مندرجہ ذیل مضمون ڈاکٹری کی تائید میں پڑھا گیا:-

خدا تعالےٰ کا سب سے بڑا احسان جو انسان پر ہے۔ یہ ہے کہ اسے اشرف المخلوقات بنایا۔ تو پھر اس اشرف المخلوقات کے لئے یہی زیبا ہے۔ کہ اس کا وجود خدا تعالیٰ کی مخلوق کیلئے رحمت کا باعث ہو ٭

[illegible]ندگی میں انسان کا کچھ نہ کچھ نصب العین [illegible]۔ اور وہ اپنے اس نصب العین کو [illegible]نیا میں ترقی کرتا ہے۔ پر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنکا نصب العین بنی آدم سے ہمدردی کرنا ہے۔

اس اشرف المخلوقات نے اپنی روزی کا سبب دنیا میں پیشے کی صورت میں بنا رکھا ہے۔ گو پیشے تو دنیا میں ہزار ہا ہیں جنکے ذریعہ انسان روزی کما سکتا ہے۔ عزت حاصل کر سکتا ہے۔ اپنی زندگی آرام وچین سے بسر کر سکتا ہے۔ مگر انکا کیا فایدہ؟ جب اُنکے ذریعے سے وُہ اپنے بھائیوں کی خدمت نہ کر سکا۔ اس لئے انسان کو وہ پیشہ زیادہ زیب دیتا ہے جسکی غرض وغایت یہ ہو کہ وہ خود بھی عزت وآرام کی زندگی بسر کرے۔ اور اپنے کاموں سے بنی آدم اور دوسری جاندار چیزوں کی ہمدردی وخیر خواہی بھی کر سکے۔

تو ہاں میری نظر میں دنیا میں سب سے زیادہ ممتاز پیشہ ڈاکٹری کا ہے۔ دنیا کے اور پیشے اسکے مقابلے میں کچھ اہمیت نہیں رکھتے۔ اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ خدا تعالیٰ کے بعد لوگوں کی جانیں ڈاکٹروں کے قبضہ میں ہوتی ہیں۔ ایک ڈاکٹر کا وجود انسانی زندگی کیلئے رحمت کا باعث ہے۔ یہ ڈاکٹر ہی کا کام ہے کہ جب انسان دکھ درد اور بیماری کیوجہ سے اپنی جان سے بیزار ہو جاتا ہے۔ تو وہ اُسے موت کے منہ سے بچاتا ہے۔ آہ! اے انسانی زندگی کے سہارے! یعنے فرشتۂ رحمت کی صورت میں ڈاکٹر! تیرا دنیا پہ کسقدر احسان ہے۔ اگر تیرا وجود نہ ہوتا تو میرے خیال میں دنیا بھی نہ ہوتی۔ کیونکہ مہلک بیماریاں ایک ہی حملہ

ہیں دنیا کے سب لوگوں کو نیست و نابود کر دیتیں۔ مگر اب یہ تیری طفیل ہے۔ کہ یہ بیماریاں حملہ تو کرتی ہیں۔ مگر زیادہ ضرر نہیں پہنچا سکتیں۔ جیسا کہ طاعون اور چیچک کی بیماریاں۔ جن کی روک کیلئے ٹیکے ہیں جو کہ ڈاکٹروں ہی کی ایجاد ہیں۔ اور اسطرح اہلِ دنیا کا کثیر حصہ اُنکے پنجۂ ظلم سے محفوظ ہے۔

انسانی زندگی کا دارومدار صحت پر ہے۔ آپ ذرا غور تو کریں کہ جب صحت ہی نہ ہوئی تو دنیا کس کام کی؟ اُسکے بیٹھنوں میں کیا لطف؟ انسان جب بیماریوں کیوجہ سے اپنی جان ہی سے بیزار ہوگا تو کیا کام کر سکیگا؟ اسی لئے تو کسی نے کہا ہے۔ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ اور تندرستی ڈاکٹر کی رہینِ منت ہے!

آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا آرام و چین سے زندگی بسر کر رہی ہے۔ لوگ تندرست ہو رہے ہیں۔ اُنکے دماغ نئی نئی باتیں سوچتے رہتے ہیں۔ وہ بڑی بڑی ایجادیں کر رہے ہیں۔ جن سے خلقِ خدا کو فائدہ عظیم پہنچ رہا ہے۔ اور ہاں یہ جو سائنس کی بڑی بڑی ایجادیں ہیں۔ انکا سہرا کن کے سر پر ہے؟ انہیں عقلمند ڈاکٹروں کے سر پر۔ جنہوں نے خلقِ خدا کی بہتری کی خاطر اپنا دن رات ایک کر کے نہایت جانفشانی سے انہیں ایجاد کیا۔

یہ تو وہ دلائل ہیں جن کے ذریعہ سے میں ثابت کرنا چاہتی تھی۔ کہ ڈاکٹری کا پیشہ جہاں انسان کیلئے عزت حاصل کرنے اور دولت کمانے کا ذریعہ ہے وہاں خلقِ خدا کیلئے بھی رحمت کا باعث ہے۔ اب میں اس موضوع کے متعلق کہ "لڑکیوں کو میٹرک کے بعد ٹیچنگ لائن میں جانا چاہیئے یا میڈیکل لائن میں"۔ چند دلائل اسبات کی حمایت میں پیش کرتی ہوں کہ لڑکیوں کیلئے ٹیچنگ (پیشہ معلمی اختیار کرنے) کی بجائے ڈاکٹری پڑھنا زیادہ مفید ہے۔

(۱) اسمیں کوئی شک نہیں کہ ٹیچنگ (تعلیم دینا) بھی ایک اچھا پیشہ ہے۔ اور دنیاوی ترقی کا ایک ستون ہے مگر اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جو عزت واحترام اور مخلوقِ خدا کی دعائیں اور بنی نوع انسان کی ہمدردی ایک لڑکی ڈاکٹری کی کرسی پر بیٹھ کر حاصل کر سکتی ہے۔ وہ اُسے تین چار گھنٹے cat اور Rat رٹتے اور بلی کی انگریزی رٹواتے رہنے سے ہرگز میسر نہیں آسکتی۔ ڈاکٹری کو جو بین الاقوامی عزت و شہرت نصیب ہے۔ اور جسقدر مال و دولت نیکی و نقوٹی۔ .... لیڈی ڈاکٹر کما سکتی ہے وہ بیچاری استانی کو کہاں نصیب؟

(۲) علاوہ ازیں اگر ڈاکٹری کے ذریعہ ایک طرف مال زیادہ کمایا جا سکتا ہے۔ تو دوسری طرف مخلوقِ خدا کا ہمدرد کہلانے کا سہرا الگ ڈاکٹر کے سر پر رہتا ہے۔ تو پھر کیوں نہ لڑکیاں ایسی راہ اختیار کریں۔ جس سے وہ دونوں طرح ممتاز رہیں۔

(۳) تیسرا فائدہ یہ ہے کہ ڈاکٹ[illegible]
[illegible] شہروں۔ گاؤں۔ میدانوں اور پہاڑ[illegible]
[illegible] مقبول ہے۔ اور ایک لیڈی ڈاکٹ[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑھکر۔ . . . .
. . . . مگر ایک ٹیچریس اگر کسی سکول یا کالج میں کوئی گنجائش ہوئی۔ تو چند ٹکے میسر آگئے۔ ورنہ کون پوچھتا ہے؟

(۴) ڈاکٹری نیکی اور بدی کی تمیز میں ہماری معاون ہے۔ اسکی بدولت ہم بدیوں سے بچ سکتی ہیں۔ اور دوسروں کو بچا سکتی ہیں۔ کیونکہ ہماری ہر ایک بات تجربہ کے ترازو میں تلی ہوئی ہوگی اور ہر شخص اسے سنکر تسلیم کریگا۔ اور جیسا کہ ہم لوگوں کی صحت کو درست کر سکیں گی۔ جسپر کہ انسانی زندگی کا دارومدار ہے۔ ویسے ہی ہم انسانی اخلاق کے اندر بھی ایک نمایاں تغیر پیدا کر سکینگی۔ چنانچہ اسی امر کیطرف ہمارے آقا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ رُوحی) نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَدْیَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَانِ یعنی کہ حقیقی علم دو ہی ہیں۔ علم دین اور علم ڈاکٹری گویا کہ دو جہان کے سردار اور شہ لولاک ہمارے آقا فخرِ موجودات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ڈاکٹری کی تعریف فرمائی ہے۔ اور حضورؐ نے کہیں بھی ایسے شاندار لفظوں میں ٹیچری . . . . . کا ذکر نہیں فرمایا۔ اگر ٹیچنگ ڈاکٹری سے اچھی ہوتی تو اسکے حق میں آنا چاہیئے تھا۔ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَدْیَانِ وَعِلْمُ الْتِّیْچَرِیْ۔

(۵) ایام جنگ میں جبکہ قوم کے سینے دشمن کی گولیوں سے چھلنی ہو رہے ہوتے ہیں اور ماؤں کے نوجوان اور خوبصورت بچے لہو میں تڑپ رہے ہوتے ہیں اسوقت ان نوجوانوں کی زندگی کی ضامن لیڈی ڈاکٹر ہی ہوتی ہیں۔ جیسا کہ مس فلورنس نائیٹنگیل کے کام سے ظاہر ہے اور اُسوقت جبکہ اُن نوجوانوں کی جانیں نکل رہی ہوتی ہیں۔ ایک اُستانی سوائے منہ دیکھنے کے اور کیا کر سکتی ہے۔

(۶) ایک استانی لیڈی ڈاکٹر کا کیا مقابلہ کر سکتی ہے؟ جبکہ اُسکی زندگی ہی ایک لیڈی ڈاکٹر کی منت کش ہے۔ کجا ایک محسن اور کجا ایک احسانمند؟

(۷) ڈاکٹروں سے تو حیوانات بھی مستفید ہوتے ہیں۔ اور حیوانات کے شفاخانے اسبات کے شاہد ہیں۔ مگر استانیوں سے کتنے حیوانات مستفید ہو چکے ہیں؟

(۸) ڈاکٹری کی بدولت ہم لڑکیاں اپنی قوم و ملک کے اقتدار میں غیر معمولی تغیر پیدا کر سکتی ہیں۔ تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ انگریزوں کا قدم ہندوستان میں محض ایک ڈاکٹر کی بدولت پڑا۔ اور اس معزز پیشے کی بدولت آج انگریز ۳۸ کروڑ انسانوں پر حکومت کر رہے ہیں۔ کیا کوئی ایسی مثال ہمارے فریق مخالف کے پیشے میں بھی پائی جاتی ہے؟

(۹) ہمارے ملک میں صغر سنی میں اموات کی بہت کثرت ہے۔ اور اس کیوجہ یہ ہے۔ کہ عورتوں میں قابلیت نہیں کہ بچوں کی صحت کی نگرانی کر سکیں۔ کیونکہ وہ صحت کے اصولوں سے قطعی طور پر ناواقف ہوتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس ضروری ہے۔ کہ عورتوں میں طبّی تعلیم کثرت سے مروج ہو۔ تاکہ صغر سنی کی اموات کی روک تھام ہو سکے۔ لہذا از بس ضروری ہے۔ کہ میٹرک پاس کرنیکے بعد ہماری بہنیں ڈاکٹری کی لائن میں جانے کی کوشش کریں :۔

(۱۰) عموماً صنف نازک مردوں کو بے مہر کے نام سے یاد کرنے میں جلد بازی سے کام لیتی ہیں۔ حالانکہ انکی اپنی حالت اور وہ سلوک جو اپنی ہمجنسوں سے روا رکھتی ہیں ناگفتہ بہ ہے۔ مرد آپس میں نہایت اخلاق اور رواداری کا سلوک کرتے ہیں مگر عورتیں سمجھتی ہیں گویا ہم ہی ہیں جو کچھ ہیں۔ استانیوں میں یہ جذبہ عام طور پر ایک امتیازی صورت اختیار کر چکا ہے۔ لہذا ٹیچنگ لائن عورتوں کیلئے جسمانی اور اخلاقی لحاظ سے ضررساں ہے ...... لیکن ڈاکٹری عورتوں کو صحیح معنوں میں انسان کہلانیکا مستحق بنا دیتی ہے۔ اس سے انہیں بردباری۔ رواداری۔ ہمدردی۔ بلند ہمتی۔ روشن ضمیری۔ مستقل مزاجی اور خوش طبعی ایسے نادر اخلاقی جواہر ریزے پیدا ہو جاتے ہیں جو انکی فطرتی معصومیت اور بے لوث ہی کو جلد دیگر انہیں شاہراہ ترقی پر گامزن ہونیکے قابل بنا دیتے ہیں۔

(۱۱) ہماری جماعت ایک تبلیغی جماعت ہے۔ اور ہمنے خدا کے اس پیغام کو جو خدا کے پیارے جری اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا ہے۔ لوگوں کے قلوب کی گہرائیوں تک پہنچانا ہے۔ عورتوں میں تبلیغ کا فریضہ ادا کرنیکا بہترین ذریعہ یہ ہے۔ کہ ہماری بہنیں ڈاکٹر بنیں اور ڈاکٹری کے معزز پیشے کی آڑ میں عورتوں میں تبلیغ کا کام سر انجام دیں۔ عیسائیت کو تبلیغی میدان میں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اسکی بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ انہوں نے لیڈی ڈاکٹروں کے ذریعے سے مستورات میں تبلیغ اختیار کی۔ لیڈی ڈاکٹر کی عورتیں محتاج ہوتی ہیں۔ وہ انکا علاج کرتی ہے۔ اور انکے ساتھ ہمدردی اور انکی خدمت کرتی ہے۔ اس سے وہ اسکی شاکر ہو جاتی ہیں اور اسکی بات سننے کیلئے تیار ہو جاتی ہیں۔ اور اسطرح تبلیغ کا کام (جو ہم احمدی لڑکیوں کی زندگی کا مقصد ہے) بہترین طریق پر ہوتا ہے۔ لہذا ہمیں چاہیئے کہ ہم ڈاکٹری کے پیشہ کو اختیار کریں :۔

(۱۲) بیماریاں دو قسم کی ہوتی ہیں جسمانی اور رُوحانی۔ ڈاکٹر کے معنے ہیں بیماریوں کا علاج کرنیوالا۔ اسلیئے تمام انبیاء علیہم السلام بھی جو رُوحانی بیماریوں کے معالج کہلاتے ہیں ڈاکٹر ہیں :۔

(۱۳) اور ہاں ہمارے پیشے کی تائید میں ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اسے ایک اچھا پیشہ سمجھتے ہوئے اور اپنی جماعت میں اسکی قلت دیکھتے ہوئے اپنی جماعت کی بہبودی کیلئے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ احمدی لڑکیاں ....

بجائے اور لائینوں میں جانیکے ڈاکٹری کی لائن میں جائیں آخر کیوں؟ اسی لئے کہ یہ پیشہ ٹیچنگ سے زیادہ اچھا ہے۔ الغرض یہ میرے دلائل ہیں۔ جن سے ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ ٹیچنگ کو کوئی فوقیت حاصل نہیں۔

(ملاحظہ ہو خطبہ مندرجہ الفضل [illegible] ۱۶/۱۰/۱۹۳۱ء [illegible])

وفاتِ مسیحؑ پر گفتگو

کوٹ محمد خاں ضلع امرت سر میں ایک خواندہ اور پابند شریعت خاندان میں مجھے جانیکا اتفاق ہوُا۔ تقریب یہ تھی۔ کہ صاحب خانہ احمدی ہیں جو ہمارے مردوں کے ذریعہ سے احمدی ہوئے تھے۔ مگر اُن کا باقی سارا خاندان نہ صرف غیر احمدی بلکہ احمدیت کا سخت مخالف تھا۔ اتفاق سے اس احمدی بھائی کی ایک قریبی رشتہ دار فوت ہوگئیں۔ غیر احمدیوں نے جنازہ پڑھا۔ اور غیر احمدی رشتہ داران کے افسوس کیلئے حاضر ہوتے رہے۔ ہم نے اس تقریب کو غنیمت سمجھا۔ وہاں جانیکی نیت کرلی تاکہ اس احمدی بھائی کی نہ صرف دلجوئی ہو بلکہ انکی غیر احمدی بیوی لڑکیوں اور بہنوں کو جو بہت ہی مخالف ہیں۔ تبلیغ کا موقعہ ملے ؛

غرض ہم وہاں گئے۔ افسوس کیا دُنیا کی ناپائیداری اور خدائی احکام کے اٹل ہونیکے متعلق باتیں ہوتی رہیں۔ میں دل ہی دل میں سوچتی تھی کہ تبلیغ کیونکر شروع کردوں۔ چونکہ ہمنے سنا ہوُا تھا کہ وہ سارا خاندان سخت مخالف ہے۔ اور ہمارے اس احمدی بھائی کی جو مستورات خانہ ہیں بالکل کوئی بات سننا پسند نہیں کرتی ہیں۔ اس لئے خیال تھا کہ یہ ناراض نہ ہوجائیں۔ کہ یہ لوگ افسوس کرنے اور ہماری دلجوئی کرنے نہیں آئے۔ بلکہ مناظرہ کرنے اور ہمارا شکار کرنے آئے ہیں۔ اس شش و پنج میں تھی کہ خداوندکریم جل شانہٗ نے کھلے طور پر تبلیغ کرنیکا موقعہ بہم پہنچادیا۔ اور وہ اس طرح کہ ہماری اس غیر احمدی بہن نے جس کے گھر ہم گئے تھے اپنے علم پر غرہ ہونیکی وجہ سے ہم کو اپنا شکار سمجھکر یا ہمارے بچھاڑنے کے غلط گھمنڈ میں آکر اپنے آپ ہی احمدیت کے خلاف باتیں کرنی اور بار بار جلی کٹی سنانی شروع کردیں۔ لیکن ہمنے اسکو پختہ کرنیکی نیت سے کچھ بے اعتنائی رکھی۔ اور محض ٹال مٹول تک کفایت کی حتّٰے کہ نہ صرف اس بہن نے ہی بلکہ اس کی نندوں اور دوسری عورتوں نے بھی اشتیاق ظاہر کیا اور کہا کہ یہ تمہارا کیا مذہب نکل آیا ہے۔ میں نے سب سے اوّل۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھا۔ اور بعد میں حضرت اقدسؑ کے یہ اشعار پڑھے ؎

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخلِ جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اسکو فرقاں سربسر
اسکے مر جانے کی دیتا ہے خبر
وہ نہیں باہر رہا اموات سے
ہوگیا ثابت یہ تیس آیات سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسکے بعد مَیں نے . . . بیوی سے پوچھا کہ تم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو زندہ تصور کرتی ہو یا مرا ہوا۔ جواب۔ زندہ۔ سوال۔ کوئی آیت دکھاؤ۔ جواب۔ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ۔ مَیں نے کہا بہن اس کو غور سے پڑھو۔ اور تدبّر کرو۔ اس سے تو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا بجسد عنصری آسمان پر جانا ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے اس الزام سے کہ وہ قتل کیا گیا اور پھانسی دیا گیا اور لعنتی موت مرا بری کیا ہے۔ درحقیقت یہودیوں نے مسیح ابن مریم کو قتل نہیں کیا اور نہ پھانسی دیا بلکہ یہ خیال ان کے دل میں شبہ کے طور پر ہے۔ اور انکے پاس کوئی یقینی اور قطعی دلیل نہیں صرف ایک ظن کی پیروی کر رہے ہیں۔ یقینی امر یہ ہے کہ وہ فوت ہوئے اور اپنی موت سے مرے اور خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے راستباز بندوں کیطرح اپنی طرف اٹھا لیا۔

پھر مَیں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا صلیب دیا جانا اور اس سے خدا کے حکم کے ساتھ زندہ و سلامت اتارا جانا۔ حواریوں کا اٹھا لے جانا۔ مرہم عیسےٰ بنانا اور ان کے زخموں پر لگانا اور انکا اپنی والدہ کو ساتھ لیکر کشمیر کی جانب رُخ کرنا وہاں جاکر بنی اسرائیل کی بکھری ہوئی بھیڑوں کو پیغامِ الٰہی پہنچانا اپنے تئیں یوز آسف یا عیسےٰ نبی کے نام سے مشہور کروانا بعدازاں وہاں ہی وفات پا جانا اور آپکی قبر کا بنی اسرائیل کی قبروں کی طرح ہونا وغیرہ وغیرہ۔ جب مفصل طور پر بیان کیا۔ تو سنتے ہی بیوی کا رنگ زرد ہو گیا ہونٹ خشک ہونے لگے۔ پانی مانگنا شروع کیا۔ اور قرآن کریم کو جو وہ نکالکر بڑی آن بان سے بیٹھی ہوئی تھی۔ بند کر کے غلاف میں لپیٹنا شروع کیا

میں نے پوچھا یہ کیا۔ بیوی نے جواب دیا کہ میں حاملہ ہوں اسواسطے میرا دل کمزور ہے۔ اب مَیں زیادہ باتیں نہیں کر سکتی۔ میں نے عرض کیا کہ آپ باتیں نہ کریں کم ازکم میری باتیں تو سُن لیں آپ صرف ایک بات کہدیں پھر میں اسپر بیان کرتی جاؤں گی اور آپ سُنتی جائیں۔ اور میں انشاء اللہ تعالےٰ یقین کرتی ہوں۔ کہ تھوڑے عرصہ میں ہی میں آپ کی زبان سے آپکو وفات مسیح کی قائل کرونگی۔ اسکے بعد اسنے پھر قرآن شریف کھولدیا۔ آیت بل رفعہ اللہ الیہ پڑھی میںنے اسکے جواب میں آیت یٰعیسیٰ اِنّی مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ پڑھکر ان کو سمجھایا کہ مُتَوَفِّیْكَ پہلے ہے اور وَرَافِعُكَ پیچھے پہلے جو شرط ہے۔ اگر وہ پوری ہو تب ہی دوسری بات پوری ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ کوئی اعلیٰ حاکم کسی کو کہے کہ اگر تم بی۔ اے پاس کرلوگے تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہیں تحصیلداری دیجاوے گی۔ تو پھر جب اسے تحصیلداری کے عہدہ پر دیکھیں۔ تو ضرور ماننا پڑے گا۔ کہ اُس نے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کرلی ہے۔ بعد ازاں یہ عہدہ ملا ہے۔ لطف یہ کہ بَل رفعہ اللّٰہ چھٹے سپارہ میں اور مُتَوَفِّيكَ تیسرے میں ہے تو اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ پہلے وہ فوت ہوئے اور بعد ازاں رفع دی گئی۔ رفع ہمیشہ رُوحانی ہوتی ہے۔ ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم وارفعنی والی دعا پڑھا کرتے تھے۔ اگر رفع کے معنے بجسد عنصری اٹھایا جانا ہوتا تو وہ بھی ضرور اُٹھائے جاتے۔ مگر رفع کے معنی ہیں جسم کو بیکار چھوڑ دینا اور رُوح کو اٹھالینا۔ سو ہم مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام پہلے فوت ہوگئے اور پھر آپکی رُوح مبارک دوسرے نبیوں کیطرح آسمان پر اٹھائی گئی۔ جیساکہ معراج شریف والی احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم نے وہاں جن نبیوں کو دیکھا ان میں حضرت مسیح بھی ہیں۔ پس جیسے ان تمام نبیوں کی رُوحیں تھیں ویسے ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بھی رُوح تھی۔ پھر حضرت علی ہجویری عرف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دیا کہ انہوں نے بھی صاف لکھا ہے۔ کہ یہ تمام ارواح تھے۔ اور پھر یہ پیش کیا کہ حضرت عیسےٰ ؑ اور حضرت یحییٰ ؑ ایک ہی جگہ دکھائے گئے۔ تو دونو کا حال یکساں ہونا چاہیئے۔ زندہ اور وفات یافتہ کا کیا جوڑ ہے۔ بس یہانتک بیان کرنے پائی تھی۔ کہ انہوں نے مجبور کر دیا کہ اس گفتگو کو اب ختم کردیا جائے۔ مَیں نے اللہ کریم کا شکر ادا کیا۔ کہ اس نے اپنے فضل سے مجھے توفیق دی کہ اعلائے کلمۃ الحق میرے ذریعہ سے ہو اور ممکن ہے ان میں سے کوئی سعید بہن ہمارے بعد دل میں غور کرے۔ اور اسکو ایمان نصیب ہو جائے۔

والسلام

(خاکسار زینب بی بی پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ شاہدرہ)

جماعت احمدیہ بلب گڑھ
کی
مستورات کا جلسہ

بلب گڑھ کی احمدی مستورات کا ایک جلسہ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء بر مکان حکیم انوار حسین صاحب زبدۃ الحکماء منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن شریف والدہ حکیم انوار حسین صاحب نے کی۔ اسکے بعد نظم ہوئی۔ پھر عاجزہ نے فرائض جماعت احمدیہ پر مضمون پڑھا۔ اور ۲۶ مئی کے جلسہ کی غرض بیان کی اور اسکے بعد انیس ۱۹ مطالبات جو تین سال کیلئے حضرت صاحب نے جماعت سے کئے مستورات کو سنائے۔ سادہ زندگی اختیار کرنیکی تاکید کی۔ اسکے بعد پھر ایک بچی نے نظم پڑھی۔ اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

(راقمہ ہمشیرہ..... حکیم انوار حسین صاحب زبدۃ الحکماء بلب گڑھ ضلع گوڑگانواں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ دھلی کا جلسہ

تحریک جدید کے تمام مطالبات کو پورا کرنے کا عزم صمیم

لجنہ اماء اللہ کا ایک خاص جلسہ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء کو جناب میر مہدی حسین صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کی گئیں۔ اور سب بہنوں نے اپنے پیارے امام کے ہر ایک حکم پر لبیک کہا اور تحریک جدید کے تمام مطالبات کو پورا کرنے کا عزم صمیم کیا۔

قرآن کریم کی تلاوت اہلیہ صاحبہ بابو عبدالحمید صاحب نے کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی پر ایک مضمون بیان کیا۔ شوکت بیگم صاحبہ بنت بابو عبدالحمید صاحب نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے پیار پر مضمون پڑھا۔ اور عزیزہ بانو صاحبہ بنت بابو محمد عمر صاحب نے پیارے نبیؐ کی پیاری باتیں سنائیں۔ اس کے بعد گلزار فاطمہ بیگم صاحبہ بنت غلام حسین صاحب نے دعا کی اہمیت پر اپنا مضمون پڑھا۔ اور میں نے تحریک جدید کے انیس ۱۹ مطالبات پر تقریر کی اور ہر ایک مطالبہ کے متعلق تمام بہنوں نے پختہ عہد کیا۔ کہ وہ اسے پورا کریں گی۔ اور یہ کہ آئندہ تبلیغ پر خاص زور دیں گی۔ اور اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں گی۔ بعد ازاں والدہ صاحبہ برکات احمدؐ صاحب نے نماز کی پابندی پر تقریر کی اور چندوں کی ادائیگی پر زور دیا۔ اہلیہ صاحبہ ماسٹر آسان صاحب نے بھی تحریک جدید کے متعلق ہدایات سنائیں۔ اور ہمشیرہ صاحبہ بابو مقبول حسین صاحب نے نظم "جماعت احمدیہ کی ترقی کی سکیم" سنائی۔ بالآخر اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب نے صدارتی تقریر میں جماعت احمدیہ کی اقتصادی ترقی کے ذرائع بیان کرتے ہوئے تحریک جدید کے مطالبات کو واضح کیا۔

افسوس کہ جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ دہلی کے بچے کی بیماری کی وجہ سے پریذیڈنٹ و سیکرٹری لجنہ تشریف نہ لا سکیں۔ اللہ تعالیٰ بچے کو جلد صحت عطا فرماوے۔

خاکسارہ کی ساس اہلیہ مولوی قمر الدین صاحب مرحوم لدھیانوی اجوں کو فوت ہو گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نہایت نیک خاتون تھیں۔ موصیہ بھی تھیں۔ سب بہنیں دعائے مغفرت فرماویں۔

(خاکسارہ صغریٰ بیگم از نئی دھلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیشن اور قربانی

موجودہ فضا میں مغربی فیشن نے طبقہ نسواں پر اسقدر اثر کیا ہے۔ کہ ہم دل و جان سے اُسپر والہ و شیدا ہیں۔ اور یہ پرواہ نہیں کہ اس کا ہماری صحت۔ اخلاق۔ اقتصادیات پر کیا اثر پڑتا ہے۔ گو یہ مضمون اسقدر وسیع ہے۔ کہ اسپر ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ لیکن میں صرف چند امور کے متعلق عرض کرونگی آجکل پوڈر۔ کریم۔ لپ اسٹک۔ سُرخی وغیرہ کا اسقدر رواج ہے کہ ہمنے انکو اپنی خوبصورتی و بناؤ سنگار کا واحد ترجمان سمجھ رکھا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس سے پیشتر طبقہ نسواں جنس حسن سے بالکل عاری تھا۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ کیا آج سے پچاس۔ ساٹھ برس پہلے بھی یہ چیزیں تھیں۔ اسکا جواب بھی نفی میں ملتا ہے۔ تو ان دونو باتوں کے نتیجہ میں حاصل ہؤا کہ ان اشیاء کی عدم موجودگی میں بھی طبقہ نسواں حسین تھا۔ اور بناؤ سنگار کرتا تھا۔ زمانہ سلف میں امہات المؤمنین وصحابہ کرام کی ازواج مطہرات نے کبھی ان اشیاء کا استعمال نہیں کیا۔

پیاری بہنو! دراصل یہ ایجاد یورپ نے اس لئے کی کہ اُن کے جلد کی رنگت میں چونکہ ملاحت بالکل نہیں ہے۔ جس کے بغیر حسن ناقص رہتا ہے۔ اس لئے ملاحت پیدا کرنے کیواسطے یہ مصنوعی اشیاء سُرخی۔ کریم۔ پاؤڈر وغیرہ ایجاد کئے گئے۔ تاکہ ان کے استعمال سے اپنے عارضی حسن سے دوسروں کو متاثر کر سکیں۔ مگر ایشیائی حسن کسی تصنّع اور بناوٹ کا محتاج نہیں۔ بلکہ یہ اشیاء سراسر ضرر رساں ہیں۔ مسامات بند ہو جاتے ہیں۔ مزاج نخوت پسند ہو جاتا ہے۔ روپیہ فضول خرچ ہوتا ہے آجکل اسلام اور احمدیت جن حالات میں سے گذر رہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ہم پر ہر طرف سے دشمنوں کے حملے ہو رہے ہیں جنکا جواب ہم لوگ اسوقت تک نہیں دے سکتے۔ جبتک ہم میں قربانی کے لئے ماحول پیدا نہ ہو اور ہماری اقتصادی حالت درست نہو۔

آجکل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات میں جو سکیم پیش فرمائی ہے۔ وہ آپ لوگوں تک پہنچ چکی ہے۔ حضور نے بھی قربانی کے واسطے ماحول پیدا کرنے کے لئے جماعت پر خاص زور دیا ہے۔ اگر ہم لوگ سُرخی۔ کریم۔ پاؤڈر وغیرہ کا استعمال ترک کر کے اپنی دیسی اشیاء بٹنہ۔ موم روغن وغیرہ ہی استعمال کریں تو یہ بھی ایک قربانی ہوگی۔ اگر فرض کیا جائے کہ ہندوستان میں احمدی عورتوں کی تعداد جو ان چیزوں کو استعمال کرتی ہیں۔ دس ہزار ہے اور فی کس صرف آٹھ آنہ ماہوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوڈر وغیرہ پر خرچ ہوتا ہے۔ تو پانچہزار روپیہ ماہوار اور ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ ہوئے۔ جو بالکل بیکار صرف ہوتے ہیں۔ اگر اس میں سے نصف یعنی تیس ہزار روپیہ سالانہ ہی طبقۂ نسواں کی طرف سے تبلیغ احمدیت پر صرف کیا جائے تو بہت امید افزا نتائج برآمد ہوسکتے ہیں پس میں امید کرتی ہوں کہ اگر بہنیں ان باتوں پر عمل شروع کردیں اور اس مد کا روپیہ تبلیغ میں خرچ کریں تو انکو اس قربانی کا بہت بڑا اجر خداوند کریم کے حضور سے مل سکتا ہے۔ اور میں دعا کرتی ہوں کہ خداوند کریم ہم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے موجودہ اور آئندہ مطالبات کے پورا کرنیکی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین ۔ (خاکسارہ نواب بیگم احمدی امرتسر)

سینما

موجودہ زمانہ میں سخت تباہ کن لیکن نہایت دلکش اور خوبصورت پیرائے میں تفریح طبع کا نام "سینما" ہے لوگ کہتے ہیں۔ کہ ایک دن بھر کا تھکا ماندہ شام کو ضرور خواہش کرتا ہے۔ کہ اس کی دلبستگی کا کچھ سامان ہو لیکن میرا جواب یہ ہے کہ جب سینما نہ تھے تب جو سامان بہترین تھے ان سے اب بھی فائدہ اٹھایئے۔ کیونکہ سینما انسان کی پاک زندگی کو روز بروز خطرناک تباہی کیطرف لیجا رہا ہے۔ مثلاً (۱) لگاتار مالی نقصان اور اسکے باعث ملک میں غربت کا بڑھ جانا۔ (۲) دلکش اور خوبصورت نظاروں کا عادی ہوجانا جسکے باعث ایسی عادت ہوجاتی ہے۔ کہ گھر میں خواہ فاقہ ہی کرنا پڑے۔ لیکن تماشہ دیکھنے ضرور جانا پڑتا ہے (۳) سرمایہ داری کی لعنت کو ترقی دینا کیونکہ غریبوں کا روپیہ اکٹھا ہوکر سرمایہ داروں کے صندوقوں میں جمع ہوتا ہے (۴) چونکہ تمام دنیا موجودہ وقت میں تعلیم اور جدوجہد کیطرف زیادہ مشغول ہوگئی ہے۔ اس لئے دماغ اور اعصاب بھڑک اٹھے ہیں اور لوگ ذکی الحس ہوچکے ہیں۔ پس خوشی اور رنج کا اثر بہت جلد قبول کرلیتے ہیں اور نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ خواہشات اور جذبات بھڑک اٹھنے سے اخلاق روز بروز گرے جاتے ہیں (۵) سینما کی بتلائی ہوئی ترکیبوں کے باعث عشق۔ زنا۔ چوری۔ ٹھگی اور بدمعاشی بڑھتی جاتی ہے۔ (۶) سینما کی تصنع کا سادہ لوح انسانوں پر یہ اثر پڑا ہے۔ کہ خوبصورت لباس اور فیشن اور آزادی بڑھ چکی ہے۔ زیست کے لوازمات جاہل انسانوں نے بڑھا کر اپنی زندگی ہلاکت میں ڈال لی ہے۔ کیونکہ عمدہ غذا نہ ملنے کے باعث صحت عامہ بگڑ چکی ہے۔ ......

(۷) رنجیدہ پارٹ سے نازک طبع انسانوں کو خصوصاً طبقۂ نسواں کو جن کے اعصاب پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی کمزور ہوتے ہیں۔ سخت صدمہ پہنچتا ہے اگر ہسٹیریا کا مریض ہو تو گھر آنے سے پہلے ہی دورہ پڑ جاتا ہے (۸) شریف مرد اور شریف عورتیں بعض مرتبہ مجبوراً پردہ پر وہ بے شرمی اور بے حیائی کی باتیں دیکھتی ہیں کہ جن کے لئے ان کی پاک نگاہیں کبھی بھی تیار نہ تھیں اور ایک حیا سوز خیال لیکر اٹھتی ہیں (۹) تپ دق اور بہت سے متعدی امراض کے مریض سینما دیکھنے آتے ہیں۔ اس لئے کھلی ہوا نہ ملنے کے باعث مریض کی تو مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور تندرست لوگوں کو مرض لگ جاتا ہے (۱۰) ٹکٹکی لگا کر کھیل دیکھنا پڑتا ہے۔ اسلئے نگاہ پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ اکثر نگاہیں اور اعصاب ضرور کمزور ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جسم کے تمام قویٰ پر بے خوابی کا ... اثر پڑتا ہے (۱۱) بچے چونکہ نقل کرنے کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ زیادہ متأثر ہوتے ہیں۔ اور ان کی سادہ زندگی جلد برباد ہو کر خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ پس بچوں کی حفاظت اشد ضروری ہے (۱۲) طلباء اور طالبات کے دماغ کا لہو و لعب کیطرف منتقل ہو جانا انکی آئندہ زندگی کو قطعی طور پر برباد کر دیتا ہے۔ (۱۳) پارٹ کرنیوالی عورتوں کے متاعِ حسن اور عفت کا حال آپ ان کے اپنے قلم سے بہت مرتبہ پڑھ چکے ہیں (۱۴) خدائے واحد کے احکام سے غفلت اور اس کے نتیجہ میں دُنیا پر تباہ کن بلاؤں اور آفتوں کا نزول اظہر من الشمس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کو سینما دیکھنے سے روک دیا ہے۔ پس اے دُنیا بھر کے انسانوں! میں خدائے بزرگ و برتر کے نام پر تم سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ چیز جسکا نفع بہت ہی کم ہو۔ اور نقصانات بہت زیادہ ہوں۔ اس سے پرہیز کرو ٭

(اہلیہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب دہلی)

احمدی مستورات متوجہ ہوں

۱۳ ر جولائی جس کے بعد ووٹران کی فہرست تیار کرنیوالے افسر۔ پٹواری یا محرر رجسٹریشن کوئی اور درخواست بغرض اندراج فہرست نہیں لیں گے بہت قریب آ رہی ہے۔ میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے ہدایات کی تعمیل میں تندہی سے کام کیا ہے۔ مگر باقی جو ابھی تساہل سے کام لے رہے ہیں۔ اُن کو پھر متوجہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے نام اور اُن دُوسرے احمدی مردوں یا عورتوں کے نام بھی جو ووٹر بننے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ فہرست رائے دہندگان میں درج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرائیں۔ اس میں قطعاً غفلت یا کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ ذمہ وار عہدیداران جماعت کا فرض ہے۔ کہ نہایت مستعدی سے اس کی تعمیل کرائیں۔ اور اعلان کر دیں۔ کہ جن احباب کے متعلق ثابت ہو گیا۔ کہ باوجود قابلیت رکھنے کے انہوں نے حق ووٹ کسی قسم کی لاپرواہی سے ضائع کر دیا ہے۔ اُن سے باز پرس کیجائیگی۔ ایسے تمام احباب کے نام دفتر ہذا میں بھیج دیئے جائیں۔

انسپکٹر صاحبان اپنے کام کی رپورٹ اور جس قدر ووٹر فہرست میں باقاعدہ طور پر درج ہو چکے ہوں۔ ان کے نام وغیرہ دفتر ہذا میں بغرض ریکارڈ بھیج دیں۔

(ناظر امور خارجہ قادیان)

مصباح ۔ جماعت احمدیہ کا ہر وہ فرد جو باوجود رائے دہندگی کا حق رکھنے کے اپنا نام فہرست رائے دہندگان میں نہیں لکھواتا وہ جماعت کا مجرم ہے کیونکہ وہ جماعت کے حقوق جو اسکے ذمہ نکلتے ہیں ادا نہیں کرتا۔ یہ خوشی کا مقام ہے کہ گورنمنٹ نے بجائے ۱۳ر جولائی کے نام لکھوانے کی تاریخ ۲۳ر جولائی کر دی ہے۔ ہم پرزور الفاظ میں خواتین سلسلہ کیخدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ یہ کوشش کریں کہ کوئی احمدی عورت جو رائے دہندگی کا حق رکھتی ہو فہرست رائے دہندگان میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔ ورنہ یہ ایسی کوتاہی ہوگی کہ جسکی تلافی ۲۳ر جولائی کے بعد ناممکن ہوگی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک اور احمدی خواتین

خلافت ہر رنگ میں جماعت احمدیہ کی ترقی اور بہبودی کے لئے مبارک ہے۔ کوئی ایسی تحریک نہیں ہوئی جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے جماعت احمدیہ کے سامنے آئی ہو۔ اور افراد جماعت نے والہانہ لبیک نہ کہا ہو۔ اسوقت تک تبلیغی تقریریں کرنیکے لئے نام پیش کرنیوالے مرد ہی ہیں۔ غالباً عورتیں یہ سمجھ رہی ہیں کہ وہ اس تحریک میں مخاطب نہیں ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا روئے سخن ۳۱ر مئی کے خطبہ میں ہر اس احمدی کیطرف تھا جو بذریعہ تقریر اپنے خیالات کا اظہار کر سکتا ہے۔ اسلئے سلسلہ کی خواتین بھی اس طرف توجہ کریں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کو امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن کی طرف سے ایسے احباب کی ایک فہرست پہنچی ہے جنہوں نے اپنے آپکو تقریروں کیلئے پیش کیا ہے دیگر جماعتوں کے کارکن بھی اسطرف توجہ کریں۔ اور بجائے اسکے کہ احباب فرداً فرداً مرکز کو اطلاع دیں۔ مقامی کارکن اس قسم کی ایک فہرست تیار کر کے بھیجدیں۔ تو بجائے انفرادی خط و کتابت کے یہ صورت بہتر ہوگی۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت اور احراری

جماعت احمدیہ کی ابتدائی حالت

جیسا کہ قدیم سے اللہ تعالےٰ کی سُنّت چلی آتی ہے۔ وُہ نیکی کی تخم ریزی کیلئے اپنے بندوں میں سے کسی کو چُن لیتا ہے۔ اور اصلاحِ خلق کا کام اسکے سپرد کرتا ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اصلاح خلق کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد کیا۔ آپنے جیسا کہ اور نبیوں کیساتھ ہوتا چلا آیا ہے باوجود شدید مخالفت کے اپنے کام کو جاری رکھا۔ اور اللہ تعالےٰ کا پیغام تمام دنیا اور تمام اہلِ مذاہب کو پہنچایا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہوتا۔ یا یہ سلسلہ ہی جھوٹا ہوتا تو کبھی کا برباد ہو چکا ہوتا۔ کسی کو مخالفت کیضرورت ہی نہ تھی۔ کیونکہ جھوٹوں کیساتھ نصرت الٰہی کبھی نہیں ہوئی۔ برعکس اسکے یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے اسنے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ وہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور انکو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے کتب اللہ لا غلبن انا ورسلی اسنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر میدان میں مدد کی اور ہر ایک دشمن پر غلبہ عطا فرمایا اور قوی نشانوں کیساتھ آپکی سچائی کو ظاہر کر دیا۔ آپکو لمبی عمر عطا فرمائی آپکی نسل کو بڑھایا اور نیک بنایا اور انشاء اللہ تعالیٰ آپکی ذریت کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کیطرح کوئی گن نہیں سکیگا۔ حضور نے اپنی اولاد کیلئے ہی پیشگوئی نہیں فرمائی بلکہ آپنے تمام متبعین کیلئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بذریعہ الہام خبر دی ہے کہ میں تیرے خالص اور دلی محبّوں کے گروہ کو بڑھاؤں اور انکے نفوس میں اور اموال میں برکت دونگا۔ اور وہ تا بروز قیامت اس دوسرے گروہ پر جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے غالب رہینگے۔ اور حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پاویں گے۔ اور پھر فرمایا۔ "یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ بیج بڑھیگا اور پھولیگا اور ہر ایک طرف سے اسکی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جاویگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنیوالے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمایش کرے کہ کون اپنے دعوے میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ لوگ جو اخیر تک صبر کرینگے۔ اور انپر مصائب کے زلزلے آوینگے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں اُنپر ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دنیا اُن کیساتھ سخت کراہت سے پیش آویگی وہ آخر فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے اُنپر کھولے جاویں گے۔" اور فرمایا کہ انبیاء اور انکی جماعت کی مخالفت بھی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ نخل ایمان کے سرسبز ہونے کے لئے بمنزلہ کھاد کے ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔کہ وہ بیج جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بویا وہ پھوٹا اور اسکی شاخیں نکلنے لگیں اور حضورؑ کی زندگی میں جو مخالفت ہوئی اُسنے کھاد کا کام دیا اور جماعت اور بھی دن بدن بڑھی یہانتک کہ جماعت کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی اور وہ تمام ہندوستان بلکہ اکناف عالم تک پھیل گئی۔ اور آپکی جماعت نے علمی اخلاقی اور روحانی ترقی سے اللہ کے مقرر کردہ خلفاء کی ہدایات کے ماتحت ہر میدان اور ہر ملک کو فتح کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ مبلغ دنیا کے کناروں تک پہنچے اور حضرت امیر المؤمنین فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل غیر ممالک میں جماعتیں قائم ہونی شروع ہو گئیں۔ اور اب مخالفین کی آنکھیں کھلیں کہ جس تحریک کو ہمنے ہنسی اور ٹھٹھا کرنے کا مشغلہ بنا رکھا تھا یہ ہمارے لئے موت کا سامان کرنے لگی ہے۔

جماعت احمدیہ بفضلہ تعالیٰ پھلنے لگی۔

خدا کے فضل سے نہ صرف جماعت نے اپنی تعداد میں ہی ترقی کی بلکہ تقویٰ اور طہارت میں بھی ترقی کی۔ احباب جماعت کی دعائیں درجہ قبولیت حاصل کرنے لگیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء نے قبولیت دعا کے مقابلے کے چیلنج دنیا کو دیئے۔ فہم قرآن کے مقابلے کے چیلنج دیئے اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جو بفضلہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہیں مذہبی اور سیاسی دنیا میں سکہ بیٹھ گیا۔ مخلصین بفضل خدا صاحب کشف و کرامات ہو رہے ہیں۔ چنانچہ بہت سی بہنوں اور بھائیوں کے رویا ”الفضل“ میں چھپتے رہے ہیں جن میں جماعت کی ترقی اور مخالفین کا زوال واضح طور پر دکھایا گیا ہے۔

ابتدا میں جبکہ سلسلہ کا بیج بویا گیا تھا۔ جو مخالفت سلسلہ احمدیہ کی ہوئی وہ حسب فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بمنزلہ کھاد کے تھی اور اسوقت جو طوفان مخالفت احراریوں اور اُن کے مددگاروں نے اٹھا رکھا ہے وہ بھی مانند گرم لُو کے ہے۔ کیونکہ اسوقت سلسلہ احمدیہ کے پھل تیار ہو رہے ہیں۔ اور اس لُو سے انشاء اللہ پک کر شیریں بننے والے ہیں۔ پس احمدی بہنوں اور بھائیوں کو ہرگز فکر نہیں کرنا چاہیئے یہ سب خدا کیطرف سے ہمارے لئے رحمت ہے اور اسکا نتیجہ انشاء اللہ ہمارے لئے نیک اور مخالفین کے لئے بد ہے۔ وہ وقت قریب ہے کہ فیصلہ دو اور دو چار کی طرح نظر آ جاوے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری

ہر ایک جگہ یہی تقریر دُہرا رہے ہیں۔ کہ قادیان کی نبوت نے انگریزوں کی پشت پناہی سے پرورش پائی ہے اور حکومت انگریزی ہی اس کی بانی مبانی ہے۔ بخاری صاحب کا دماغ خدا جانے کہاں گیا ہے وہ قرآن شریف کی پیشگوئیوں کو کیا کرینگے۔ جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...... وقت پر پوری ہوگئیں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں پوری ہوئیں۔ سورج اور چاند کو رمضان شریف میں گرہن لگ چکا بیشمار اولیاء اللہ کی شہادتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں ہیں۔ یہودیوں عیسائیوں ہندوؤں۔ پارسیوں۔ سکھوں اور دیگر تمام مذاہب کی مذہبی کتابوں میں آخری مصلح موعود کا یہی وقت درج ہے۔ کیا یہ سب حکومت برطانیہ نے کیا ہے یا خدا نے جس نے اپنے نوشتوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آفتاب کیطرح چمکتے ہوئے نشانوں کیساتھ آپکی تائید کی۔ کیا کسی انسان اور کسی حکومت کی طاقت ہے کہ وہ یہ سب کام خود ہی کرلے اور اگر ایسا ہی ہوسکتا ہے تو خدا کی خدائی مشتبہ ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اور اپنی جماعت کی کامیابی اور مخالفین کی نامرادی کی ہر ایک کتاب اور ہر ایک اشتہار میں پیشگوئی فرمائی ہو اور یہی خدا کی خدائی کا ثبوت ہے۔ اور اسی سے اس کی حجت زمین پر پوری ہوتی ہے۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہی حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہی سُنت ہے۔ کہ وہ عاجز و گمنام بے یار و مددگار انسانوں میں سے جسکو چاہتا ہے منتخب کرتا ہے۔ اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص فرماتا ہے اور اسکو ایک خاص علاقے یا تمام دنیا کی اصلاح کے واسطے مامور فرماتا ہے۔ اور پھر اپنی خاص تائید اور معجزات سے اسکی مدد فرماتا ہے تا دنیا کو معلوم ہو کہ خدا اسکے ساتھ ہے۔ اہل دنیا اُس کے تباہ کرنے کے منصوبے کرتے ہیں مگر وہ سب انہیں کیخلاف پڑتے ہیں۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہو
جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالم کر دکھاتی ہو
کبھی وہ خاک ہوکر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہو
کبھی ہوکر وہ پانی اُنپہ اک طوفان لاتی ہو
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خسِ رہ کو اُڑاتی ہو
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہو
غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہو

اب کہئے کہ یہ نصرت الٰہی کیا کوئی انسانی حکومت کرسکتی ہے۔ دُنیا یونہی اندھی نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرتی جارہی ہے۔ احمدیوں نے خدائی نشان بارش کیطرح برستے ہوئے دیکھے جو انکے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئے اور ہورہے ہیں۔ اور یہی بات ہے کہ احمدی اپنی جانیں اور مال پانی کیطرح بہا رہے ہیں اور احراریوں کو پیسہ پیسہ مانگتے ہوئے احمدیوں کے جذبۂ ایثار کو بطور مثال کے پیش کرنا پڑا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کے چند نشانات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں امریکہ میں ڈوئی اٹھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے فالج میں مبتلا کر دیا۔ کیا یہ بھی حکومت برطانیہ کا فعل ہوا۔ کہ برطانوی حکومت کے سہارے قادیانی نبوت چل رہی ہے۔ لیکھرام مطابق پیشگوئی قتل ہوا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کا انجام بخاری صاحب کے لئے عبرت کا مقام ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی۔ پادری عبد اللہ آتھم وغیرہ وغیرہ بہت سے لوگ ہیں جنکا ذکر طوالت کا باعث ہے۔ وہ سب حضرت مسیح موعودؑ کے مقابلہ میں اٹھے اور تباہ کر دیئے گئے۔ یہ سب خدائی تائیدیں ہیں۔ اس میں حکومت بیچاری کا کیا دخل۔ بادشاہوں کیلئے تو خود حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی ہے اور حضورؑ کو بڑے بڑے تاجدار گھوڑوں پر سوار دکھائے گئے جو حضورؑ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ یہ سب خدائی تائیدیں ہیں جنکے آثار مخالفین کو نظر آرہے ہیں۔ تبھی تو اُنکی آنکھیں چندھیا گئی ہیں اور دماغ پریشان ہو رہے ہیں جس کیوجہ سے وہ اس قسم کی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سر اقبال اور ختم نبوت

ڈاکٹر اقبال جنکی نظمیں پڑھ پڑھ کر لوگ احمدیت میں داخل ہوئے اور جنہوں نے کسی وقت احمدیہ جماعت کے مخالفین کی نظموں کا جواب بھی نظم میں لکھا۔ اب کسی وجہ سے مخالفت میں کھڑے ہو گئے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد نبی بنانا ہی سب سے بڑا اختلاف ہے۔ حالانکہ آپکی نظموں میں ہی امکانِ نبوت کی بُو آرہی ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

(۱) جلوہ طُور تو موجود ہے مُوسیٰ ہی نہیں

صاف ظاہر ہے۔ کہ مسلمانو! اگر تم بھی حضرت موسےٰ ع جیسا ایمان پیدا کرلو تو خدا تعالیٰ تمہیں موسےٰ ع بنانے کو تیار ہے ؎

(۲) آج بھی ہو جو براہیم کا ایمان پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستان پیدا

مطلب صاف ہے کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔ پس آپ کو چاہیئے کہ گذشتہ تمام تحریروں کی تردید کر دیں ورنہ خاموشی اختیار فرماویں تاکہ آپکی گذشتہ تحریریں ہی آپکے صحیح خیالات کی ترجمانی کرنیوالی سمجھی جاویں اور اُنمیں کوئی تضاد نہ پایا جائے۔ امید ہے کہ آپ اسپر ٹھنڈے دل سے غور فرماوینگے۔ اور احمدیہ جماعت کی اسوقت کسی خاص وجہ سے مخالفت کرکے حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کو ہی خیر باد نہ کہہ دیں گے۔ بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے ماننے والوں میں شامل ہو کر اپنے آپکو معزز و ممتاز بنا دیں گے۔ ورنہ جو شخص حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت اور توہین کریگا۔ وُہ مطابق الہام الٰہی اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ خود ہی مہین ہو جاویگا۔

برخلاف اسکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانیوالے خدا کے فضل سے معزز و ممتاز ہو رہے ہیں اور خوب پھل لا رہے ہیں اور اِنِّی مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ کا زندہ ثبوت ہو رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک سچا احمدی خدا کی ایک زندہ نشانی ہے۔ احمدیہ جماعت پر ہر ایک دن جو چڑھتا ہے اپنے ساتھ ایک ترقی لاتا ہے۔ روزانہ اخبار الفضل میں نئے بیعت کرنیوالوں کی فہرستیں شائع ہو رہی ہیں جنکو آجتک مخالفین جھوٹا ثابت نہیں کر سکے برخلاف اسکے احسان اور زمیندار میں جھوٹی رپورٹیں شائع ہوتی ہیں جنکی فوراً الفضل میں تردید ہو جاتی ہے اور وہ دن قریب ہیں بلکہ دروازے پر ہیں کہ مخلوق خدا کثیر تعداد میں جماعت میں داخل ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسےٰ پکارینگے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانیکے دن

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(مرسلہ صغریٰ بیگم از نئی دھلی)

اگر آپ کو ترقی حسن مطلوب ہو تو

فیسرین رجسٹرڈ

استعمال کریں؟ یہ خوشبودار کریم جلد اور چہرے کے تمام امراض کیلوں۔ چھائیوں۔ تلوں۔ دھبوں۔ فساد خون کا وغیرہ کا شرطیہ اور آزمودہ علاج ہے یہ حسن کی بہار کو ہمیشہ قائم رکھیگی۔ تعریفی خط از بیگم سید مشہود علی صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد دکن: "آپکی کریم فیسرین جسقدر مفید ہے اس سے زیادہ زود اثر ہے۔"

نوٹ:۔ فیسرین کیمتعلق ہر بار نئی رائے پیش کیجاتی ہے:
قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔
رسالہ کا حوالہ ضرور دیں

پتہ:۔ فیسرین فارمیسی مکتسر فیروزپور پنجاب

وصیتیں

۴۳۵۵۔ عارفہ بیگم بنت مرزا حسین بیگ زوجہ مرزا معظم بیگ قوم مغل برلاس عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن حال قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۳/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بدوصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد مبلغ ۶۰۰/- روپیہ۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ جو تا حال وصول کرنا ہے۔ کل مبلغ ۱۱۰۰/- روپیہ اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میرے مرنے کیوقت اور بھی کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اسکے ۱/۳ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی؛ فقط۔ العبد: عارفہ بیگم ۳ مئی ۱۹۳۵ء

گواہ شد:۔ مرزا احمد صادق بقلم خود دارالرحمت قادیان گواہ شد: مرزا معظم بیگ احمدی کلرک دفتر پولیٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر گلگت علاقہ کشمیر ۳/۵/۳۵

۴۳۶۵ مینکہ مسماۃ سردار بیگم بنت مرزا دین محمد بیگ صاحب قوم مغل پیشہ زمیندارہ عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن لنگروال ڈاکخانہ باروال تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرا مہر جو مبلغ ۳۲ روپیہ تھا۔ وہ میں نے اپنے خاوند کو معاف کر دیا ہوا ہے۔ اب میری جائداد اسوقت ایک جوڑی ٹنڈیاں طلائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمتی مبلغ -/۳۰ روپیہ اور نقد روپیہ -/۲۲۰ یعنی کل -/۲۵۰ روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری مرنے کے بعد اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اسکی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ میں جتنی رقم اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ العبد:۔ سردار بیگم بنت مرزا دین محمد بیگ ساکن لنگر وال ضلع گورداسپور گواہ شد:۔ مرزا نذیر علی احمدی بقلم خود گواہ شد:۔ مرزا محمد شریف بقلم خود برادر موصیہ

۳۴۴۲ مینکہ حاکم بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل قوم راول عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ اسوقت میری جائداد کوئی نہیں۔ صرف مبلغ یک صد روپیہ کا مہر ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اسکے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی میری جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (نوٹ جناب خاوند موصیہ) مسماۃ حاکم بی بی موصیہ کا مہر ابھی تک ادا کرنا ہے۔ مہر یکصد روپیہ کا ہے۔ جسکا پانچواں حصہ یعنی مبلغ ۲۰ روپیہ میں ایک ایک روپیہ ماہوار کی اقساط سے انشاء اللہ ادا کر دونگا۔ پہلی قسط انشاء اللہ ۱۵ر مئی ۱۹۳۵ء تک ادا کر دونگا۔ اور بعد میں ہر ماہ کی پندرہ کو انشاء اللہ قسط ادا کر دی جایا کریگی۔ گواہ شد:۔ حکیم نیاز محمد معرفت نذیر احمد صاحب مکان خان الطاف حسین خان صاحب مرحوم محلہ دارالفضل قادیان ٭ العبد:۔ حاکم بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل بقلم خود خاوند دوکاندار مکان ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی محلہ دارالفضل قادیان۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل دوکاندار خاوند موصیہ ٭

۳۴۶۲ مینکہ مسماۃ بیگم بی بی زوجہ چوہدری کریم الدین مہاجر قوم راجپوت کھوکھر عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۱۷ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ اور منقولہ جائداد حسب ذیل ہے:۔ زیور طلائی قیمتی مالعہ روپیہ زیور نقرئی عنہ نقد للعہ روپیہ کل میزان مالعہ ۱۹۰ روپیہ اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ جو مبلغ لعہ روپیہ بنتے ہیں۔ اور میں نقد داخل کر دیتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ عہ روپیہ تھا جو میں اپنے شوہر سے وصول کر چکی ہوں۔ میری وفات کے بعد علاوہ منقولہ جائداد مذکورہ بالا کے میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اسکی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ سے شمار ہوگا ٭ العبد:۔ بیگم بی بی زوجہ چوہدری کریم الدین مہاجر نشان انگوٹھہ ۱۱/۵/۳۵ گواہ شد:۔ کریم الدین مہاجر گورنمنٹ پنشنر شوہر موصیہ قادیان محلہ دارالبرکات۔ گواہ شد:۔ شیخ اصغر علی مہاجر گورنمنٹ پنشنر دارالفضل قادیان ۱۱/۵/۳۵ ٭

۳۶۴۲ مینکہ مسماۃ چراغ بی بی والدہ مولوی نور محمد اورسیر قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر تقریباً نوے ۹۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن جھجو وال حال دارالرحمت قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱/۶/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے سوائے زیورات قیمتی مبلغ -/۳۰۰ روپیہ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی یعنی ۳۰ روپیہ نقد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے فوت ہونے کے بعد اگر کوئی اور جائداد اسکے بغیر پائی جائے۔ اُسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ٭ العبد:۔ چراغ بی بی نشان انگوٹھہ ٭ گواہ شد:۔ نور محمد پسر چراغ بی بی موصیہ ۱/۶/۳۵ گواہ شد:۔ عبد العزیز پوتا چراغ بی بی موصیہ ۱/۶/۳۵